© rasailojaraid.com

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مفتی اعظم دارالعلوم حقانیہ

بیمہ کی شرعی حیثیت

سوال۔ بیمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے حلال ہے یا حرام ہے؟ فضل امین

جواب۔ بیمہ حرام ہے۔ بیمہ کا یہ دلفریب اور سبز باغ محرمات شرعیہ سے بھرپور ہے۔ اس میں سود، غیر شرعی شرائط، دھوکہ وہی نمایاں طور سے موجود ہیں۔

حرمت اول۔ بیمہ کمپنی جو رقم بیمہ داروں سے اکٹھا کرتی ہے نہ یہ وقف ہے اور نہ ہبہ۔ بلکہ شرکت یا قرض حسنہ ہے اور یہ کمپنی اس رقم کو زیادہ تر کاروباری کمپنیوں یا افراد کو سود پر دیتی ہے۔ اور شاذونادر تعمیرات پر خرچ کرتی ہے تو لازمی طور سے تنخواہوں اور حوادثات معہودہ میں زیادہ تر خرچ اس سودی منافع سے ہوگا۔ صرف تعمیرات کے منافع ان عظیم اخراجات کے پورے کرنے سے عاجز ہیں۔ پس بہرحال بیمہ کاری میں تعاون علی المعصیت موجود ہے جو کہ نص قرآنی کی بنا پر حرام ہے۔ قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔

نیز بیمہ کاری میں اس ناجائز تعاون کے علاوہ سود خوری کی دوسری نوعیت بھی موجود ہے۔ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ رقم بیمہ دار نے بطور قرض حسنہ کے جمع کی ہے تو اس بیمہ دار کو جو زائد رقم کسی وقت دی جاتی ہو سود ہوگا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل قرض جر نفعا فهو حرام (رواہ الحارث بن محمد فی مسندہ وروی البخاری فی صحیحہ وفی تاریخہ مایدل علیہ)

حرمت دوم۔ جب بیمہ دار قسط اول کی ادائیگی کے بعد ناداری یا وینداری کی وجہ سے قسط دوم کی ادائیگی نہ کرے تو یہ کمپنی اس کی قسط اول سوخت کرتی ہے جو کہ امانت یا قرض کا غصب ہے۔ اور صریح ظلم ہے۔ اور بیمہ دار بننے کے وقت اس شرط کا لگانا غیر شرعی اشتراط ہے۔

حرمت سوم۔ جیسا کہ کبھی بیمہ دار اپنی جائیداد کی مالیت ظاہر کر کے کمپنی کو دھوکہ دیتا ہے اور کبھی زوال یا فنا بیمہ شدہ مال کو ہلاک کر کے کمپنی سے پوری رقم وصول کرتا ہے تو اسی طرح یہ کمپنی غیر معمولی منافع کو ہضم کرتی ہے اور بیمہ دار کو چند فیصد پر راضی کرتی ہے نیز یہ کمپنی خطرہ کے وقت خود بیچ جاتی ہے اور خمیازہ پوری قوم بھگتتی ہے۔ فهو الموفق

محمد فرید عفی عنہ

خادم دارالافتاء والحدیث بدارالعلوم الحقانیہ

© rasailojaraid.com